مرثیہ: ۲۳

درحال سفرِ مدینہ حضرت امام حسین علیہ السلام

مطلع

کوچ یثرب سے جو سُلطانِ زماں کرتے ہیں

تعداد بند: ۹۲

غازی آباد-- ۱۲ جنوری ۱۹۲۴ء

www.emarsiya.com

۱

کوچ یثرب سے جو سلطانِ زماں کرتے ہیں   غم سے احبابِ وطن آہ و فغاں کرتے ہیں
شور برپا ہے سفر یاں سے کہاں کرتے ہیں   کیا ضرورت ہے وہاں عزم جہاں کرتے ہیں
دیکھئے پیشِ نظر کب وہ زمانہ ہوگا
قرۃ العینِ محمدؐ کا جب آنا ہوگا

۲

بخدا ہے ہمیں مولاؑ کی جدائی جانکاہ   پھر سلامت انہیں یاں پھیر کے لائے اللہ
جس کا سلطاں نہیں کشور ہے وہ دنیا میں تباہ   یہ وہ یوسف ہیں کہ جن کی ہے ہر اِک شخص کو چاہ
حشمتِ یثرب و بطحا ہے شہِ عالم سے
رونقِ روضۂ احمدؐ ہے انہیں کے دم سے

۳

گُلِ رخسار کی خوشبو سے زمانہ ہے چمن   اِس روش کے تو ہزاروں میں نہیں غنچہ دہن
بہرِ گل گشت جہاں جائیں شہنشاہِ زمن   واں کے خاروں سے مقابل ہوں نہ گلہائے عدن
اوجِ حشمت کا نہ ممکن ہو تو ساماں ہوجائے
وحشت آگیں ہو وہ صحرا تو گلستاں ہوجائے

۴

یہ وہ بندے ہیں خدائی میں نہیں جن کی نظیر   ان کو کیا جانے کوئی خلق میں جُز حیِّ قدیر
ہیں انہیں کے تو جگر بند جنابِ شبیرؑ   رُک سکی پر پہ ملک کے بھی نہ جن کی شمشیر
ہاں کچھ امید پھر آنے کی بھی ہے یاس بھی ہے
پر نہیں خوف کہ وہ تیغِ دو دم پاس بھی ہے

۵

جز خدا ڈر انہیں کس کا ہے سفر ہو کہ حضر   شیر جنگل کے رکھیں گے قدمِ شاہؑ پہ سر
شور ہوگا یہ غزالوں میں کہ دیکھو چل کر   جلوہ فرما ہوا ہے شیرِ الٰہی کا پسر
جو زمیں بہرِ مقام آپؑ کو بھا جائے گی
صاف کرنے اُسے جنّت کی ہوا آئے گی

www.emarsiya.com

۶

پاسبانی کے لئے جنّ و ملک آئیں گے — چین سو طرح کا واں شام و سحر پائیں گے
نذریں ہر مُلک کے ذی قدر بشر لائیں گے — مِلک میں اِن کی ہے وہ مُلک جہاں جائیں گے
آج یہ اِن کے سوا کس نے شرف پایا ہے
شور ہوگا کہ محمدؐ کا پسر آیا ہے

۷

ہاں مگر فصل نہ اچھی ہے نہ بہتر ایّام — صبح اِن روزوں کی تفریح کے لائق ہے نہ شام
سخت مشکل ہے کہ ہوگا جو پہاڑوں میں مقام — مُضمحل ہوئیں گے گرمی سے سب اطفالِ امامؑ
چین کیونکر ہو بڑا داغ دئے جاتے ہیں
ننھے بچوں کو بھی ہمراہ لئے جاتے ہیں

۸

غم کچھ ایسا ہے کہ جینے کے ہیں سب کو لالے — دم بہ دم چلتے ہیں آہوں کے دلوں پر بھالے
شور ہے جاتے ہیں امداد کے کرنے والے — کیا قیامت ہے جسے گود میں زہراؑ پالے
اُس سے اِس موسمِ گرما میں وطن چھٹتا ہے
ہائے کس فصل میں بُلبُل سے چمن چھٹتا ہے

۹

باغ وہ گھر ہے خزاں کا کہ نہ ہو جس میں بہار — چھوٹ جائے جو مکیں سے تو مکاں ہے بیکار
ہیں مہ و مہر تو روشن ہے جہاں لیل و نہار — جن گلوں سے تھا گلستانِ مدینہ کا وقار
یاں سے وہ کون سی بستی کے بسانے کو چلے
ایسے موسم میں کہاں چھاؤنی چھانے کو چلے

۱۰

سوزشِ داغِ دلِ زار دکھائیں کس کو — بے قراری کا جو باعث ہے بتائیں کس کو
کون اِس وقت میں آتا ہے بُلائیں کس کو — غم سے خود رفتہ جو ہوں ڈھونڈنے جائیں کس کو
نہ علیؑ ہیں نہ محمدؐ ہیں نہ زہراؑ ہے ہے
کون ہے شاہؑ کا اب روکنے والا ہے ہے

www.emarsiya.com

۱۱

جب کبھی ختمِ رسالتؐ ہمیں یاد آتے تھے شاد اکبرؑ کی ملاقات سے ہوجاتے تھے
فرقتِ شیرِ الٰہی کا جو غم کھاتے تھے پئے تسکین زباں پر یہ سخن لاتے تھے
فاتحِ بدر و اُحد جب ہمیں یاد آئیں گے
۱۲ خدمتِ حضرتِ عباسؑ میں ہم جائیں گے

دیکھتے ہیں جو سوئے راحتِ جانِ حیدرؑ نظر آجاتی ہے سب شوکت و شانِ حیدرؑ
کیوں نہ اُس شیر پہ سب کو ہو گمانِ حیدرؑ جس کی شوکت سے ہویدا ہو نشانِ حیدرؑ
نخل اعلیٰ ہو تو اعلیٰ ہی ثمر ملتا ہے
۱۳ باپ اچھا ہو تو اچھا ہی پسر ملتا ہے

ہر طرف تھی یہ جوانانِ مدینہ کی پکار شہر سے جاتے ہیں ہم شکلِ رسولؐ مختار
دوست کا دوست سُنے حال تو مشکل ہے قرار جو ابھی آئے نہ تھے وہ بھی جب آئے غمخوار
دیکھنے والے تڑپ جاتے تھے دل ہلتے تھے
۱۴ جب وہ رو کر علیؑ اکبرؑ سے گلے ملتے تھے

شور تھا اب یہ زیارت نہ میسّر ہوگی ہائے آنکھوں سے نہاں شکلِ پیمبرؐ ہوگی
داغِ فرقت کی تپش سب کے دلوں پر ہوگی پھر ملاقات یہاں دیکھئے کیونکر ہوگی
کس زباں سے کہیں کیا لُطف و کرم کرتے تھے
۱۵ ہم غریبوں پہ بڑا لطف و کرم کرتے تھے

کہتے تھے رو کے دل و جانِ حسنؑ کے ہم سِن دل نہ بہلیں گے کسی طرح یہاں آپؑ کے بِن
شب قیامت کی ہر اِک ہوگی ہر اِک حشر کا دن غم تو یہ ہے نہ ہوئے آپؑ کے سائے میں مُسن
کبھی اُس طرح نہ ماں باپ کی خدمت کرتے
جس طرح آٹھ پہر آپؑ کی خدمت کرتے

www.emarsiya.com

۱۶

ہم ہیں ناچیز غلام، آپؑ ہیں فرزندِ امامؑ   آپؑ سا ایک نہیں ہم سے ہزاروں ناکام
آپؑ چاہیں تو ہو دن عید کا ہر صبح کی شام   شام ہر روز کی ہو شامِ شبِ ماہِ صیام
سب ہی اعلیٰ ہیں شہِؑ عقدہ کشا کے گھر کے
دیں کے سردار ہیں مالک ہیں خدا کے گھر کے ۱۷

کہتے تھے عونؑ و محمدؑ سے یہ لڑکے رو کر   یہ تو فرمایئے ہے یا کہ نہیں قصدِ سفر
اُن سے ارشاد یہ فرماتے تھے وہ رشکِ قمر   وہیں ہم ہوں گے جہاں ہوں گے شہِؑ جن و بشر
جان دے دیتے ہیں جو عاشق و فرزانہ ہیں
ہم تو شمعِ رُخِ پُر نور کا پروانہ ہیں ۱۸

وہ تردّد وہ شہِؑ دیں کی پریشاں حالی   غُل تھا تقدیر نے کیسی یہ مُصیبت ڈالی
اب ہوا نورِ الٰہی سے مدینہ خالی   کوچ اُس کا ہے جو ہے سارے جہاں کا والی
خاک اُڑتی ہے پریشان ہوا آتی ہے
آہ و نالہ کی ہر اِک گھر سے صدا آتی ہے ۱۹

بند ہیں کوچہ و بازار کی سب دُکانیں   ہیں فروشندوں کی صدمے سے لبوں پر جانیں
دل جو مضطر ہوں بھلا صبر کو کیونکر مانیں   شور ہے خاک بھی گر سارے جہاں کی چھانیں
غم کے اسباب بہر طور نظر آئیں گے
کہیں ایسے دُرِ نایاب نہ ہم پائیں گے ۲۰

جن سے دُنیا تھی منور وہ حسیں جاتے ہیں   قصرِ نورانیٔ زہراؑ کے مکیں جاتے ہیں
نجمِ افلاکِ شرف، نیرِ دیں جاتے ہیں   سالکِ جادۂ ایمان و یقیں جاتے ہیں
وجہ کیا تھی جو ہر اِک دل کو پریشانی تھی
قتلِ سادات کی اِک روز خبر آئی تھی

www.emarsiya.com

۲۱

شہر میں نالہ و فریاد کا غُل تھا ہر سُو سب کو تھا رنج و غمِ فرقتِ مولاؑ ہر سُو
شورِ فریاد سے اِک حشر تھا برپا ہر سُو غم کی صورت تھی ہر اِک شکل سے پیدا ہر سُو
ہر طرف لوگ تھے مصروفِ فغاں یثرب کے
۲۲ قصرِ اندوہ و مصیبت تھے مکاں یثرب کے

کیفیت حُزن کی اپنی جو دکھاتی تھی ہوا اُسکے جھوکوں سے بھی صاف آتی تھی ہے ہے کی صدا
شور ہوتا تھا جو رہ رہ کے غبار اٹھتا تھا خاک اُڑاتی تھی مدینے کی زمیں واویلا
جس طرف دیکھئے اِک غم کی گھٹا چھائی تھی
۲۳ وہ بھی دنیا میں کس آفت کی گھڑی آئی تھی

تھا پریشان ہر اِک بُلبُل و گلزار کا حال تھا نشیمن انہیں گویا قفسِ رنج و ملال
آب و دانہ کی نہ کچھ فکر نہ گلشن کا خیال تھی صدا غنچہ چٹکنے کی انہیں تیر کی بھال
ایک سا جانتی تھیں پھولوں کو اور خاروں کو
۲۴ چُپ لگی تھی کہ نہ وا کرتی تھیں منقاروں کو

جُھک کے ہر بار سر اپنے جو پٹکتے تھے شجر خاک میں ملنے کو گر پڑتے تھے شاخوں سے ثمر
رنگ یہ تھا کہ حنا پی رہی تھی خونِ جگر باغباں کی نہ کسی پھول پہ پڑتی تھی نظر
کوچ یثرب سے جو تھا فاطمہؑ کے پیاروں کا
۲۵ دل بھر آتا تھا نہروں کے بھی فوّاروں کا

تھا بہت شہؑ کے وطن والوں پہ صدمہ طاری جوشِ رقت سے زمیں کانپ رہی تھی ساری
چشمِ مردُم سے جو تھے خون کے آنسو جاری مثلِ بسمل وہ پھڑک جاتے تھے باری باری
غُل تھا یثرب سے نہیں شاہِؑ ہدا جاتے ہیں
آج دنیا سے یہ محبوبِ خدا جاتے ہیں

www.emarsiya.com

۲۶

بیبیوں میں تھا جو عوراتِ محلّہ کا ہجوم — اُن سے ملتی تھیں گلے زینبؑ و اُمِ کلثوم
وہ اُدھر روتی تھیں ہوتی تھیں اِدھر یہ مغموم — حالِ آئیندہ تھا اصلا نہ کسی کو معلوم
دردوغم کے کبھی سب مل کے بیاں کرتی تھیں
ہچکیاں لے کے کسی وقت فغاں کرتی تھیں

۲۷

کیوں سفر کرتے ہیں مولاؑ جو کسی نے پوچھا — رو کے اُن بیبیوں سے حضرتِ زینبؑ نے کہا
دشمنوں نے انہیں اِس شہر میں رہنے نہ دیا — آگے جو ہونا ہے آگاہ ہے اُس سے تو خدا
دلِ محزوں میں سناں غم کی گڑی ہے لوگو
اس سفر سے مجھے تشویش بڑی ہے لوگو

۲۸

میرے مانجائے کا دشمن ہے ہر اِک اہلِ عناد — اب تو آرام بہت کم ہے اذیت ہے زیاد
یہ دعا کرتی ہوں ہر وقت کہ اے رَبِّ عباد — شہؑ کے دم سے رہے یثرب کا گلستاں آباد
عیش سو رنگ کا ہو اور گُلِ زہراؑ ہو
سب رہیں خیر سے غربت میں نہ شر پیدا ہو

۲۹

یہ تو گرمی یہ پہاڑوں کا سفر ہائے غضب — کہیں ہوجائے نہ جانوں کا ضرر ہائے غضب
ساتھ بچے ہیں یہ ہے خوف و خطر ہائے غضب — ابنِ زہراؑ کو میں لے جاؤں کدھر ہائے غضب
کیا بنے گی یہ بیاں ویسے کیا کرتی ہوں
روز چُھپ چُھپ کے سبھوں سے میں بُکا کرتی ہوں

۳۰

ماں کی تُربت پہ جو کل شب کو گئی میں دل گیر — صاف آتی تھی یہ آواز کہ ہے ہے شبیرؑ
وہ صدا درد کی تھی میرے جگر کے لئے تیر — ہو نہ جانا تو نکلتی نہیں ایسی تدبیر
زندگی تلخ ہے مجبور ہوں ناچار ہوں میں
کیا کروں سخت مصیبت میں گرفتار ہوں میں

www.emarsiya.com

۳۱

خواب جو دیکھا ہے حال اُس کا میں تم سے کہوں کیا   سر پہ اماں کے کسی دشت کی تھی خاکِ عزا
میں نے گھبرا کے سبب اس کا جواُن سے پوچھا   ڈال کر باہیں گلے میں مِرے اماں نے کہا

دم مِرا قبر کے رہنے سے خفا ہوتا ہے
۳۲ میرا مظلوم پسر مجھ سے جُدا ہوتا ہے

ظلمِ اعدا سے وطن چھوڑتا ہے میرا حسینؑ   گھر بصد رنج و محن چھوڑتا ہے میرا حسینؑ
تُربتِ پاکِ حسنؑ چھوڑتا ہے میرا حسینؑ   اب مدینے کا چمن چھوڑتا ہے میرا حسینؑ

گُلشنِ خُلد میں محبوبِ خدا روتے ہیں
۳۳ ساتھ اُن کے ملکِ عرشِ عُلا روتے ہیں

پاس بابا کے گئی میں تو یہ ارشاد کیا   اب نہیں بچنے کا شبیرؑ ترا اے زہراؑ
سارے عالم میں نہ پائے گا کہیں امن کی جا   خانہ حق میں بھی رہنا نہ ملے گا اصلا

میرا سید مِرا مظلوم جہاں جائے گا
۳۴ ہے یہ قسمت میں کہ راحت نہ کہیں پائے گا

سب غریبوں کا مددگار پرستار چلا   چھوڑ کر قبرِ محمدؐ وہ دل افگار چلا
دشمنوں میں خلفِ احمدؐ مختار چلا   میرا مظلوم مِرا بیکس و ناچار چلا

کوئی اُمت میں نہ شبیرؑ کا رُتبہ سمجھا
۳۵ نہ اُسے کوئی محمدؐ کا نواسہ سمجھا

خط تو کیا، آئے ہیں پیغام زبانی کیا کیا   قتل کی فکر میں ہیں دشمنِ جانی کیا کیا
دیں گے آزار اُسے ظلم کے بانی کیا کیا   روح تڑپے گی دمِ تشنہ دہانی کیا کیا

میرے صابر سے بہت دور نہ دریا ہوگا
تشنہ لب ذبح مگر میرا نواسہ ہوگا

www.emarsiya.com

۳۶

خواب کا حال جو زینبؑ نے کیا اُن سے بیاں   بیبیاں جتنی تھیں دل کھول کے کی سب نے فغاں
غُل یہ سُن سُن کے جو گھبرائے امامِؑ دو جہاں   اُٹھ کے ارشاد یہ فرمایا کہ اکبرؑ ہیں کہاں
تپ میں صدمہ کوئی تازہ اُسے پہنچا شاید
بے ملے مجھ سے قضا کر گئی صغراؑ شاید   ۳۷

دل اُلٹتا ہے پدر کا علی اکبرؑ آؤ   غش ہوا جاتا ہوں اے قاسمِؑ مضطر آؤ
تھامنے بھائی کو عباسِؑ دلاور آؤ   میرے عاشق، مرے شیدا مرے صفدر آؤ
حشر کیسا ہے بپا گھر میں تو جاؤ بھائی
جلد صغراؑ کی خبر پوچھ کے آؤ بھائی   ۳۸

پاس پردے کے کھڑی تھی جو کنیزِ زہراؑ   شہؑ کو چلائی کہ وسواس نہ کیجئے مولاؑ
بیبیاں بیبیوں سے ملتی ہیں با آہ و بُکا   تپ کی ایذا سے تو بے ہوش پڑی ہیں صغراؑ
کوچ کی شہؑ کے خبر ٹھیک جو سُن پائی ہے
صبح سے کچھ نہ دوا پی نہ غذا کھائی ہے   ۳۹

سرِ پُر نور ہلا کر شہِؑ والا نے کہا   اِس مرض سے اُسے دے شافیِ مطلق ہی شفا
کس کی اُلفت ہے بھلا باپ کی اُلفت سے سوا   اکبرؑ و قاسمؑ و عباسؑ سے ارشاد کیا
بے تشفی کئے اُس کی جو چلے جائیں گے
پھر کے آئے بھی تو صغراؑ کو نہ ہم پائیں گے   ۴۰

جلوہ فرما ہوئے یوں قصرِ معلّٰی میں جناب   داخلِ بُرجِ شرف ہوتا ہے جیسے مہتاب
مثلِ بسمل دلِ اقدس تھا جو بر میں بیتاب   اشک ٹپکا کے کیا بانوئ عالم سے خطاب
کس لئے روتی ہو جلدی ادھر آؤ صاحب
حال کیا ہے مری صغراؑ کا بتاؤ صاحب

www.emarsiya.com

۴۱

صاف کہنا اُسے جیسی ہو طبیعت اُس کی   عرض کی یا شہِؑ دیں غیر ہے حالت اُس کی
جا چکی اُس کے تنِ زار سے طاقت اُس کی   خوب سمجھا ہوں کہ دشوار ہے صحت اُس کی
ضعف کے زور سے کروٹ نہیں لی جاتی ہے
۴۲ کئی دن سے تو دوا بھی نہیں پی جاتی ہے

مرض الموت ہے اُس کے لئے فرقت شہؑ کی   اُس کو ہم سب سے سوا ہے تو محبت شہؑ کی
ہوگی صحت جو میسّر تو بدولت شہؑ کی   باعثِ فرحتِ دل ہوگی زیارت شہؑ کی
آپ ہوں گے تو بہر طور گزر جائے گی
۴۳ پھر نہ اے عیسیٰ عالم اُسے تپ آئے گی

یوں تو ہے عابدِ رنجور بھی شدت سے علیل   کردیا ہے اُسے تکلیفِ مرض نے تحلیل
میری خاطر سے دوا پی ہے تو کچھ قدرِ قلیل   ساتھ اُس کو بھی تو لے جائیں گے سلطانِ جلیل
دخل اُس میں کسے تجویز جو کچھ شاہؑ کی ہے
۴۴ شہؑ نے فرمایا کہ مرضی یہی اللہ کی ہے

تم پہ کھل جائے گا دسویں کو محرم کی یہ حال   مجھ کو تڑپائے گا صغرؑا کی جدائی کا خیال
لئے جاتا ہوں جو عابدؑ کو بصد رنج و ملال   فضلِ معبودِ حقیقی سے ہے نیک اُس کا مآل
سب تو سہہ جائیں گے جو راہ میں ایذا ہوگی
۴۵ متحمل نہ مگر فاطمہ صغرؑا ہوگی

خوب روئے حرمِ پاکِ رسول الثقلینؐ   تپ سے غافل تھی مگر ہو گئی صغرؑا بے چین
پوچھا زینبؑ سے کہ سب کرتے ہیں کیوں شیون و شین   کہا ملنے کے لئے آئے ہیں بی بی سے حسینؑ
پاؤ طاقت تو عصا ٹیک کے اُٹھو صغرؑا
وہ تمھیں دیکھ لیں اور تم انہیں دیکھو صغرؑا

www.emarsiya.com

۴۶

باپ کے پاس وہ خود آتی یہ طاقت تھی کہاں خود چلے آئے وہاں بادشہِ کون و مکاں
اور یہ لپٹا کے گلے سے کہا اے راحتِ جاں رہنے پاتا نہیں یہ بیکس و مظلوم یہاں
ناتواں ہو غمِ فرقت نہ اٹھانا بی بی
۴۷ اچھی ہو لو تو مرے پاس تم آنا بی بی

دن یہ ایسے ہیں کہ ایذا ہے سبھی پر صغراؔ چین لیتا نہیں دم بھر دلِ مضطر صغراؔ
کس قدر گرم ہوا چلتی ہے دن بھر صغراؔ تمھیں کہہ دو تمھیں لے جاؤں میں کیونکر صغراؔ
جا بجا سے تمھیں خط لکھ کے نہ کیا بھیجوں گا
۴۸ کچھ بدل جائے یہ موسم تو بلا بھی لوں گا

اِن دنوں پاؤں کا رکھنا ہے زمیں پر دشوار خود بخود سینۂ گیتی سے نکلتا ہے بخار
آب پاشی سے بھی سبزی نہیں لاتے اشجار آگ کی طرح تپاں رہتے ہیں دن بھر کہسار
اُن پہاڑوں سے اگر کاٹنی منزل ہوگی
۴۹ سخت بیتاب ہر اِک صاحبِ محمل ہوگی

مصلحت کچھ یہ فقط میری نہیں ہے صغراؔ اُس کی مرضی ہے یہی جو کہ ہے خالق سب کا
یہ قوی وجہ نہ ہوتی تو تمھیں لے چلتا منصفی شرط ہے بندے کا بھلا زور ہے کیا
محل ایسا ہو تو مصروفِ دُعا ہوتے ہیں
۵۰ کیا وہ ملتے نہیں جو لوگ جُدا ہوتے ہیں

زندگی شرط ہے انسان کی اے رشکِ قمر باپ جائے کہیں یا بھائی سدھارے کہ پسر
دن گزر جاتے ہیں فرقت کے جب اے جانِ پدر فضلِ خالق سے سب آجاتے ہیں گھر میں پھر کر
شق جگر ہوتا ہے بابا کا نہ روؤ صغراؔ
ہم تمھیں تم ہمیں اللہ کو سونپو صغراؔ

www.emarsiya.com

۵۱

علی اکبرؑ نے بھی یہ مصلحتاً فرمایا   شہؑ کو پہنچا کے ضرور آؤں گا میں اے صغراؑ
تھام کر ہاتھوں سے دل فاطمہ صغراؑ نے کہا   میں فدا دھیان رہے وعدہ وفائی کا ذرا
چھٹ کے سب کنبے سے صحت میں نہیں پانے کی
کہیں بے آپؐ کے آئے نہیں تپ جانے کی   ۵۲

شہؑ نے بیٹی پہ دُعا پڑھ کے خدا کو سونپا   بڑھ کے عباسؑ نے زہراؑ کی ضمانت میں دیا
کی گلے مل کے جو ہم شکلِ پیمبرؐ نے بُکا   آہ و فریاد کا اِک شور اُسی طرح ہوا
تھا جو کچھ احمدؐ و حیدرؑ کے قضا کرنے میں
جس طرح روئے تھے سب فاطمہؑ کے مرنے میں   ۵۳

رو کے مادر سے وہ بیمار یہ کرتی تھی بیاں   آپ بھی چھوڑے چلی جاتی ہیں مجھ کو اماں
اشک ٹپکا کے کہا ماں نے کہ اے راحتِ جاں   سب کے ہیں مالک و مختار امامؑ دو جہاں
میری قسمت میں تو فریاد بھی ہے آہ بھی ہے
جو رضا حق کی وہی مصلحتِ شاہؑ بھی ہے   ۵۴

ماں سے لے کر علی اصغرؑ کو یہ بولی وہ حزیں   سب سدھاریں یہ مری گود سے جائے نہ کہیں
نہیں کڑھنے کا بہل جائے گا یہ ماہ جبیں   بولی تقدیر کہ صغراؑ یہ مقدر میں نہیں
شہؑ فدا راہِ الٰہی میں جہاں ہوئیں گے
آبِ پیکاں سے یہ سیراب وہاں ہوئیں گے   ۵۵

آہ اِک کھینچ کے اُمِ سلمہؑ نے یہ کہا   بھائی کو دودھ پلاؤ گی کہاں سے صغراؑ
حق میں اِس چھوٹے مسافر کے یہ لازم ہے دُعا   گھر میں پھر خیر سے آئے یہ مع شاہِؑ ہُدا
میں تو ہوں کس لئے تم آہ و بُکا کرتی ہو
تپ نہ بڑھ جائے زیادہ کہیں کیا کرتی ہو

www.emarsiya.com

۵۶

دل ہی اُمڈا ہو تو کس طرح تھمیں اشک بھلا   نگہ یاس سے اصغرؑ نے بہن کو دیکھا
نور دیدہ تو اُسی کا تھا وہ بچہ تھا تو کیا   عالمِ علمِ الٰہی تھا جو شاہِ دوسرا
تھا یہ مطلب کہ بس اب شکل نہ دکھلائیں گے
ہم تو دسویں کو محرم کی گزر جائیں گے ۵۷

ساتھ لے جاتے نہ ہم کو کبھی مظلوم پدر   بے تردد ہمیں یاں چھوڑ کے جاتیں مادر
شائق قبر ہیں رہنا ہو ہمارا کیونکر   روزِ عاشور ہے دنیا سے ہمارا بھی سفر
جو ستم ہوگا رہِ حق میں گوارا ہوگا
چھ مہینے سے سوا سن نہ ہمارا ہوگا ۵۸

سب کے سمجھانے سے مایوس ہوئی جب صغراؑ   شہؑ نے دروازے پہ لے جاکے یہ فضہ سے کہا
میری جانب سے ذرا بنتِ علیؑ سے کہہ آ   دن بہت چڑھتا ہے اے دخترِ پاکِ زہراؑ
خونِ دل دیر تک آنکھوں سے بہانا ہوگا
قبرِ زہراؑ و نبیؐ پر ابھی جانا ہوگا ۵۹

آکے فضہ نے کیا حضرت زینبؑ سے بیاں   ہے بہت دیر سے تیار سفر کا ساماں
انتظار آپؑ کا کرتے ہیں امامِ ذیشاں   کیجئے دیر نہ اے فاطمہؑ کی راحتِ جاں
دیکھئے آج کی شب کون سی جا ہوئے گی
فصل گرمی کی ہے تکلیف سوا ہوئے گی ۶۰

ماں پکاری کہ خدا حافظ و ناصر صُغراؑ   اب نہ رونا مری اے صابر و شاکر صُغراؑ
خوب اِس ماں کی محبت سے ہو ماہر صغراؑ   ضعف جیسا ہے تمھیں وہ بھی ہے ظاہر صغراؑ
اپنی دُوری کا نہ صدمہ تمھیں دے جاتی میں
تپ نہ ہوتی تو تمھیں ساتھ ہی لے جاتی میں

www.emarsiya.com

٦١

آئے ڈیوڑھی پہ جو ناموسِ حبیبِ داور   پردہ کرنے کو بڑھے آپؑ شہِؑ جنّ و بشر
اِک طرف تھا گُلِ گُلزارِ جنابِ شبّرؑ   تھے کہیں عونؑ و محمدؑ تو کسی جا اکبرؑ
دونوں مسلم کے پسر آپ کے ہمراہ بھی تھے
٦٢ مہتمم حضرتِ عباسؑ فلک جاہ بھی تھے

ہوئے جن بیبیوں کا خلق میں یہ عزّ و وقار   قہر کیسا تھا یہ کیوں اے فلک ناہنجار
کیا نہ تھا کوئی وہاں اُن کا شناسا زنہار   بعد قتلِ شہؑ دیں ہائے وہی سینہ فگار
ہو کے محبوس کس آفت میں گرفتار ہوئیں
٦٣ طرفِ شام رواں مثلِ گنہگار ہوئیں

بے کجاوہ وہ شُتر وہ حرمِ شاہِ زمن   وہ قلق اور وہ صدمے وہ غم و رنج و محن
وہ اسیروں کے گلے اور وہ آفت کی رسن   وہ ستم فوج کے وہ آلِ شہِؑ قلعہ شکن
خوف سے روح سکینہؑ کی جو گھبراتی تھی
٦٤ دم بہ دم وا اَبتا کہہ کے وہ چلّاتی تھی

آلِ اطہارؑ کہاں اور کہاں فوجِ ستم   وہ تماشائی کہاں اور کہاں شہؑ کے حرم
بے ردائی کا جو غم کھاتی تھیں رانڈیں پیہم   روکے کہتی تھیں کہ دشوار ہے جینا اِک دم
راہ میں دھیان اِدھر اور نہ اُدھر ایک کا تھا
٦٥ ایک کی پُشت پہ نہوڑا ہوا سر ایک کا تھا

ہو کہ روضے سے محمدؐ کے جنابِ شبّیرؑ   قبرِ زہراؑ کی طرف آئے بحالِ تغیر
طول ہوگا جو کروں حال وہاں کا تحریر   ماں کی تُربت سے بھی جب لے چلی شہؑ کو تقدیر
لوگ یثرب کے جو سر پیٹ کے چلّاتے تھے
شاہؑ سمجھاتے ہوئے سب کو چلے جاتے تھے

www.emarsiya.com

٦٦

وہ تجمل وہ شکوہِ خلفِ شیرِ الہٰ   مَلکِ عرش تھے سلطانِ اُمم کے ہمراہ
وہ حشم شہؑ کی سواری کا وہ اقبال وہ جاہ   گرد پھر پھر کے فلک کہتا تھا ماشااللہ

رفقاء یوں تھے شہِ جنّ و بشر کے ہمراہ
٦٧ چرخ پر جیسے کواکب ہوں قمر کے ہمراہ

جلوہ افروز تھا کیا نیّرِ اقبالِ امامؑ   چترِ خورشید تھا بالائے سرِ شاہِ انام
تھا خدم شہؑ کے غلاموں کے بھی خادم کا غُلام   راہرو کرتے تھے جُھک جُھک کےادب سے جوسلام

کیاعدالت تھی کہ دل اُن کے بڑھادیتے تھے
٦٨ ہاتھ بالائے جبیں آپ بھی رکھ لیتے تھے

شرفِ کون و مکاں قبلہِ دیں شاہِؑ ہُدا   جانِ زہراؑ و علیؑ بادشہِ ہر دوسرا
دُرِ دریائے عطا ابرِ کرم کانِ سخا   گھر میں اللہ کے جس روز ہوئے جلوہ نما

اہلِ دیں بہرِ قدم بوسیِ شہؑ آنے لگے
٦٩ شوکتِ ختمِ رسالت کا مزہ پانے لگے

ناز کعبے کو بھی تھا قبلہِ دیں آئے ہیں   شور برپا تھا شہؑ عرش نشیں آئے ہیں
لِلّٰہِ الحمد مدینے کے مکیں آئے ہیں   سب یہ مقبولِ خدا اہلِ یقیں آئے ہیں

کیاخوش آئین وخوش اسلوب جماعت ہوگی
٧٠ فضلِ معبود سے کیا خوب جماعت ہوگی

روح خوش ہوگی سنیں گے علی اکبرؑ کی اذاں   کیسی مقبول ہے اُس خاصہِ داور کی اذاں
کیا ہی خوش لحن ہے لختِ دلِ سرورؑ کی اذاں   کس فصاحت سے ادا ہوتی ہے صفدر کی اذاں

اِن کی تکبیر کی ہر گُل کو صدا بھاتی ہے
روح بُلبُل کے ترانے کا مزا پاتی ہے

www.emarsiya.com

۷۱

اب ہے مدّاح کا یہ ساقیِ کوثر سے خطاب آپ ہیں قبلۂ ایمان و یقیں فیض مآب
ہو مناسب تو ادھر بھی متوجہ ہوں جناب مدعا یہ ہے کہ کعبے میں اُڑے آج شراب
ساتھ شارع کا ہے بے حجّت و تکرار پئیں
۷۲ آبِ زمزم میں ملا کر اسے دیں دار پئیں

ہو رہا ہے در و دیوار سے رحمت کا ظہور کیا عجب لے کے ملک آئیں جو پیانۂ نور
مست و مدہوش ہوں میخوار نہیں یہ منظور گھر یہ خالق کا ہے یاں چاہئے ہلکا سا سرور
قاضیِ شرع کی بھی بات نہ مانی جائے
۷۳ آج تو جامۂ احرام میں چھانی جائے

یہ ستم اور یہ تعدی یہ عداوت یہ جفا حج بھی کرنا نہ محمدؐ کے نواسے کو ملا
ہے غضب باندھ کے احرام بھی شہؑ نے کھولا حج کو عمرہ سے بدل سرورِ عالم نے کیا
واں سے راہی نہ اگر سیدِ والا ہوتے
۷۴ فدیہِ راہِ خُدا آپ اُسی جا ہوتے

تین سو آئے تھے حج کے جو بہانے سے لعیں مستعد قتل پہ تھے شاہؑ کے وہ دشمنِ دیں
گو سمجھتے تھے کہ ہیں دوشِ محمدؐ کے مکیں کون ہے اِن کے سوا رازِ الٰہی کا امیں
اِن کی باتوں سے بڑا دل کو مزا ملتا ہے
۷۵ اِن ہی کے ملنے سے بندے کو خُدا ملتا ہے

یہ سمجھ کر بھی ہوئے مستعدِ جور و جفا یہی شورا تھا کرو قتل سبھوں کو اسی جا
کس طرح کا وہ زمانہ تھا کہ انصاف نہ تھا کون تھے سیدِ کونین وہ گھر تھا کس کا
دخل جس میں نہ کسی خاطیِ و گمراہ کا تھا
کہ یہ اللہ کے پیارے، وہ گھر اللہ کا تھا

www.emarsiya.com

۷۶

مولدِ پاک تھا اُن کا یہ پسر جن کے تھے   تھے وہ ہمنامِ خدا نورِ نظر جن کے تھے
اسدؐ اللہ وہ تھے لختِ جگر جن کے تھے   انتہا یہ ہے کہ جد خیرِ بشرؐ جن کے تھے
ہے غضب سرورِ دلگیر کو رہنے نہ دیا
گھر میں اللہ کے، شبیرؑ کو رہنے نہ دیا

۷۷

ہوئے جس گھر کے لئے خلق کو یہ حکمِ خدا   ہاں خبردار نہ پشہ کو یہاں ہو ایذا
ہو جو مجرم بھی تو لازم نہیں یاں اُس کی سزا   سجدہ گاہِ ملکِ عرش ہے یاں کی ہر جا
جو مشرف ہوا اُس گھر سے حق آگاہ ہے وہ
خلق میں جلوہ گہہِ قدرتِ اللہ ہے وہ

۷۸

جان سے جس کو ہوا پیار محمدؐ نے کیا   جس نواسے کو کبھی آپؐ نے رونے نہ دیا
صورتِ مُہرِ نبوت جسے کاندھے پہ لیا   دودھ جس ہادیِ کونین نے زہراؑ کا پیا
خانۂ حق سے وہی مضطر و مغموم چلا
اپنے مقتل کی طرف حج سے بھی محروم چلا

۷۹

غم یہ کعبے کو بھی تھا قبلۂ دیں جاتے ہیں   ہو کے مایوس شہِ عرش نشیں جاتے ہیں
بلکہ روتے ہوئے با قلبِ حزیں جاتے ہیں   خاک قسمت میں جہاں کی ہے وہیں جاتے ہیں
آہ کے ساتھ سخن یاس کے فرماتے ہیں
یاد مولاؑ کو جو حج کے حسنات آتے ہیں

۸۰

تھیں مدینے کے ستاروں سے جو روشن راہیں   جادۂ نور کا دکھلاتی تھیں جوبن راہیں
تھیں مہک سے گُلِ رخسار کے گلشن راہیں   صاف تھیں رشک دہِ وادیٔ ایمن راہیں
عشقِ باری میں عجب اُن سے مزا ملتا تھا
اُنہیں راہوں سے تو جنّت کا پتہ ملتا تھا

www.emarsiya.com

۸۱

جلوہ گر مہر تھا یا روئے شہؑ جنؑ و ملک   مثلِ آئینہ منور تھی زمیں دور تلک
ذرّے دکھلا رہے تھے نیّرِ تاباں کی جھلک   دیکھ کر حُسنِ زمیں چرخ میں تھی عقلِ فلک

جس طرف چاند محمدؐ کا رواں ہوتا تھا
۸۲ کہکشاں کا اُسی جادے پہ گماں ہوتا تھا

کبھی صحرا میں ہوا گاہ پہاڑوں میں مقام   شیر جب ہو نکلتے تھے ڈرتے تھے اطفالِ امامؑ
کسی بستی میں ہوئی صبح کسی دشت میں شام   داب واقبال وحشم کرتے تھے جُھک جُھک کے سلام

خبرِ آمدِ شبّیرؑ جو سُن پاتے تھے
۸۳ شیر جنگل کے، زیارت کے لئے آتے تھے

شور تھا خاصۂ باری کی سواری دیکھو   قُلزمِ نورِ خدا دشت میں جاری دیکھو
رنگ لائی ہے نیا بادِ بہاری دیکھو   ہے یہ صحرا کہ چمن قدرت باری دیکھو

یاں کی خوشبو سے نہ بو خُلد کی بہتر ہوگی
۸۴ سیر ایسی تو نہ رضواں کو میسّر ہوگی

تھی وہ گرمی کہ پَنہ مانگتی تھی جس سے زمیں   لُو وہ چلتی تھی کہ سایہ بھی نہ تھمتا تھا کہیں
آگ پر چرخ میں سیماب تھا یا چرخِ بریں   اپنی سوزش سے پُھکا جاتا تھا خود مہرِ مبیں

آپ سے آپ ہر اِک جا سے دھواں اُٹھتا تھا
۸۵ حد یہ ہے برف کے دریا سے دھواں اُٹھتا تھا

دم کی راحت بھی ہر اِک شہ کے لئے تھی نایاب   نام کو تھا کسی چشمے میں نہ اِک قطرۂ آب
تھا نیا سوز کہ جھونکے تھے ہوا کے بیتاب   تھی وہ سختی کہ پہاڑوں کا بھی تھا حال خراب

تپشِ قلب کی شدت سے جو گھبراتی تھی
دامنِ ابر میں بجلی بھی تڑپ جاتی تھی

www.emarsiya.com

٨٦

تھا حبابِ لبِ دریا پہ بھی چھالے کا گماں　　گو تہہِ آب تھے گھڑیال مگر سب تھے تپاں
شور کرتا تھا یہ پانی بھی چھپوں میں تو کہاں　　تھی نہ محرور مزاجوں میں بھی کچھ تاب و تواں
تھا یہ لرزہ کہ نہ شعلوں کو قرار آتا تھا
٨٧ دل سمندر کا بھی جل جل کے پھکا جاتا تھا

تھا نہ مولاؑ کو مگر اپنی صعوبت کا ملال　　کبھی گھبرا کے نہ لی چہرۂ پُرنور پہ ڈھال
یادِ حق میں یہ بشاشت تھی کہ چہرہ تھا بحال　　کچھ اگر تھا تو بس انجام کا مولاؑ کو خیال
عشقِ باری ہو تو دُکھ میں بھی مزا ملتا ہے
٨٨ ہاتھ یہ صبر جب آئے تو خدا ملتا ہے

ثعلبیہ سے بھی جس روز بڑھے شاہِ ہدا　　تھا یہی دھیان کہ اب دیکھئے ہوتا ہے کیا
ذکر جب مُسلمِ بیکس کی شہادت کا سنا　　رو کے فرمایا کہ اب تاب نہیں ہے اصلا
ضبط سے جانِ حزیں جسم میں گھبرانے لگی
٨٩ ہائے مسلمؑ کی دلِ شہؑ سے صدا آنے لگی

تھم گئے آپ حرم میں جو ہوئی آہ و بکا　　غیظ سے کانپ کے عباسؑ علیؑ نے یہ کہا
ننھے بچوں پہ مصیبت کا فلک ٹوٹ پڑا　　دیں اگر آج مجھے سرورِ کونین رضا
جو نہ بھولے کبھی وہ سخت سزا دوں جا کر
٩٠ کوفیوں سے میں برادر کا عوض لوں جا کر

آج تک قبر مُسافر کو ملی ہے نہ کفن　　لاش کھنچوائی گئی باندھ کے پاؤں میں رسن
بھانجے ہو گئے بن باپ کے اور رانڈ بہن　　اُن کے سر توڑتا قبضہ سے جو ہیں عہد شکن
قتل کے بعد بھی مظلوم کا یہ حال کیا
لاشِ مجروح کو دل کھول کے پامال کیا

www.emarsiya.com

۹۱

چھاتیاں پیٹ کے چلّاتے تھے مسلمؑ کے پسر کیوں ہمیں چھوڑ گئے ہائے پدر ہائے پدر
جلد پاس اپنے بلا لو کہ پھڑکتے ہیں جگر دم نہ نکلے کہ سُنی آپ کے مرنے کی خبر
ہائے کٹوا کے گلے جان نہ کھونے پائے
آپ کی لاش پہ بھی ہم تو نہ رونے پائے

۹۲

دیں کچھ امّاں کو تشفی کہ بہن کو سمجھائیں گرد آلود یہ چہرے کسے جا کر دکھلائیں
کون سی راہ سے سر پیٹتے پاس آپ کے آئیں دھیان اس کا ہے کہ امّاں کو کہاں چھوڑ کے جائیں
دم اُلجھتے ہیں بس اب جینے سے دل ہٹتا ہے
ننگے سر دیکھ کے اُن کو تو جگر پھٹتا ہے

www.emarsiya.com